ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:10 اپریل،1995

موہن سنگھ وغیرہ

بنام

پنجاب کی ریاست و دیگراں وغیرہ۔

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

پنجاب سول سیکرٹریٹ (اسٹیٹ سروس کلاس III) قوائد 1963: قاعدہ 8۔ ایڈوکیٹ جنرل کا دفتر۔اسسٹنٹ۔سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I میں ترقی۔اس بنیاد پر چیلنج کہ ترقی مخصوص خالی اسامی کے خلاف نہیں تھی۔حقائق پر جائز نہیں ٹھہرایا گیا۔قاعدہ 8 لاگو قرار۔

اپیل کنندہ، جو ایڈوکیٹ جنرل، پنجاب کے دفتر میں اسسٹنٹ تھا، کو سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے طور پر ترقی دی گئی۔جواب دہندگان 3 اور 4 نے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور عدالت عالیہ کے سنگل جج کے سامنے ان کی ترقی کو کامیابی سے چیلنج کیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے خارج کر دیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اس عدالت میں کی گئی اپیلوں میں، جواب دہندگان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ (i) وہ عہدہ جس کے خلاف اپیل کنندہ کو ترقی دی گئی تھی، محفوظ نہیں تھا، یہ پانچواں عہدہ تھا، اور اس لیے وہ اس عہدے کا حقدار نہیں تھا؛(ii) سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر اسسٹنٹ کے عہدے سے ترقی نہیں دی جا سکتی جب سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II کا درمیانی عہدہ دستیاب ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ جواب دہندگان 3 اور 4 کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو منظور کرنے میں درست نہیں تھی۔ ریکارڈ واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ پہلی خالی اسامی 3.6.70 پر ہوئی تھی۔ دوسرے موقع پر، یعنی 17.7.1975، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کا دوسرا عہدہ بنایا گیا اور اس عہدے پر ایک شخص کا تقرر کیا گیا۔ یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ اسے دوسری خالی اسامی نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب دوسری عہدہ 17.7.1975 پر بنایا گیا تھا، حالانکہ عہدہ دار کو عہدے کی تخلیق کے ساتھ ترقی دی گئی تھی، یہ واضح ہے کہ ایک خالی اسامی پیدا ہو گئی تھی۔ اس طرح غور کیا گیا تو ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے موقف کو درست قرار دیا کہ یہ خالی اسامی روسٹر کے مطابق درج فہرست ذاتوں کے ممبروں کے لئے مختص چھٹی خالی اسامی ہے۔

2. یہ دلیل کہ اسسٹنٹ کے عہدے سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے تک دوہری ترقی نہیں دی جا سکتی جبکہ درمیانی عہدہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-II موجود ہے، واقعی قابل قبول نہیں ہے۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ (اسٹیٹ سروس کلاس-III) قوائد، 1963 کا قاعدہ 8 واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ اس عہدے پر کم از کم ایک سال کا تجربہ یا اسسٹنٹ کے طور پر 10 سال کا تجربہ رکھنے والا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-1 کے عہدے پر ترقی کا اہل ہے۔ یہ سچ ہے کہ قاعدہ 8 لاگو نہیں ہوتا، جیسا کہ حکومت نے تسلیم کیا ہے لیکن قاعدہ 8 نے زیر بحث ترقی کی اجازت دی ہے۔ جب مذکورہ بالا قواعد کو قبول کرنے کا رواج بڑھ گیا ہے اور جب قاعدہ 8 سیکرٹریٹ سروس پر لاگو کیا جا رہا ہے، تو متعلقہ خدمات میں افراد کو اسی فائدے سے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے حالانکہ قواعد نہ تو لاگو ہوتے ہیں اور نہ ہی خود ہی لاگو ہوتے ہیں، جب تک کہ خدمت کی نوعیت سے متعلق واضح فرق نہ دکھایا جائے جس کے نتیجے میں اس عدالت کے سامنے کچھ نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5205، سال 1995 وغیرہ۔

ایل پی اے نمبر 796، سال 1994 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 26.9.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر فریقین کے لیے ارون جیٹلی، مس اندو ملہوترا، مس عائشہ کھتری، رنبیر یادو، جی کے بنسل، اشونی کمار چوپڑا اور پی این پوری۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

اپیل کنندہ موہن سنگھ کو 20.10.1973 پر اسسٹنٹ کے طور پر ترقی دی گئی اور 13.10.1980 سے اس کی تصدیق ہوئی۔ جب ایک گور دیو سنگھ کو اسسٹنٹ رجسٹرار کے طور پر ترقی ملنے پر سپرنٹنڈنٹ گریڈ-1 کے عہدے پر خالی آسامیاں پیدا ہوئیں تو ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے انہیں سپرنٹنڈنٹ گریڈ-1 کے طور پر ترقی دی۔ اس ترقی کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے، جواب دہندگان ترلوک سنگھ اور دیناناتھ سنگلا نے عدالت عالیہ میں سی ڈبلیو پی نمبر 90/80 دائر کیا جس کی اجازت فاضل سنگل جج نے دی تھی اور اپیل کنندہ موہن سنگھ کی طرف سے دائر ایل پی اے نمبر 796/94 کو ڈویژن بنچ نے 26.11.1994 کے حکم سے خارج کر دیا تھا۔اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ اسسٹنٹ کے عہدے سے سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی کا حقدار ہے۔ جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ گوردیو سنگھ کی ترقی پر خالی ہونے والا عہدہ محفوظ نہیں تھا، یہ پانچواں عہدہ تھا اور اس لیے اپیل کنندہ اس عہدے کا حقدار نہیں تھا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ پیپر بک کے صفحہ 16 پر موجود جدول (ہائی کورٹ میں دائر ایڈوکیٹ جنرل کے جوابی بیان حلفی میں کیے گئے بیانات کی بنیاد پر تیار کیا گیا) واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پہلی خالی اسامی 3.6.70 پر ہوئی تھی۔ دوسرے موقع پر، یعنی 17.7.1975، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کا دوسرا عہدہ بنایا گیا اور شیو کمار شرما، جو ایڈوکیٹ جنرل کے پی اے کے طور پر کام کر رہے تھے، کو اس عہدے پر مقرر کیا گیا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اسے دوسری خالی اسامی نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم اس بات سے متفق نہیں ہیں، کیونکہ جب دوسری پوسٹ 17.7.1975 پر بنائی گئی تھی، اگرچہ عہدہ دار کو پوسٹ کی تخلیق کے ساتھ ترقی دی گئی تھی، یہ واضح ہے کہ ایک خالی اسامی پیدا ہوئی تھی۔ اس طرح غور کیا جائے تو ایڈوکیٹ جنرل عدالت عالیہ میں اپنے اس موقف میں درست تھے کہ جو خالی اسامی موجود ہے وہ فہرست کے مطابق درج فہرست ذات کے اراکین کے لیے مخصوص چھٹی خالی اسامی تھی۔

اس معاملے میں اٹھایا گیا اعتراض، جسے ہائی کورٹ نے قبول کر لیا تھا، یہ ہے کہ کیا سپرنٹنڈنٹ گریڈ ٹو کا درمیانی عہدہ دستیاب ہونے پر اسسٹنٹ کے عہدے سے سپرنٹنڈنٹ گریڈوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عہدے تک دہری ترقی دی جاسکتی ہے۔ حالانکہ بادی النظر میں یہ دلیل پرکشش معلوم ہوتی ہے جیسا کہ نوٹس جاری کرتے وقت 16.1.1995 کے حکم میں اشارہ کیا گیا ہے، لیکن قواعد کا مطالعہ کرنے پر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعی قابل قبول نہیں ہے۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ پنجاب سول سیکرٹریٹ (اسٹیٹ سروس کلاس III) قاعدہ، 1963 کا قاعدہ 8 اس طرح فراہم کرتا ہے:

"ملازمت میں عہدوں کو درج ذیل طریقے سے درج کیا جائے گا:

(b) سپرنٹنڈنٹ (یا سیکشن آفیسر) کی صورت میں (i) اسسٹنٹس میں سے ترقی کے ذریعے۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے سیکشن افسران کو کم از کم ایک سال کی مدت کے لیے اس عہدے پر کام کرنے کا تجربہ ہو یا ایسے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ انچارج اور اسسٹنٹ میں سے جو پنجاب سول سیکرٹریٹ (اسٹیٹ سروس کلاس III) کے ممبر ہیں اور کم از کم ایک سال کی مدت کے لیے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کام کرنے کا تجربہ ہو یا دس سال کی مدت کے لیے اسسٹنٹ کے طور پر کام کرنے کا تجربہ ہو، جیسا بھی معاملہ ہو۔

یہ واضح طور پر اشارہ کرے گا کہ پنجاب سیکرٹریٹ کا ایک دفعہ آفیسر جس کو اس عہدے پر کم از کم ایک سال تک کام کرنے کا تجربہ ہو، یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ پنجاب سول سیکرٹریٹ (اسٹیٹ سروس کلاس III) کے اراکین کے طور پر اسسٹنٹ انچارج اور اسسٹنٹ اور کم از کم ایک سال کے لیے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کام کرنے کا تجربہ یا دس سال کے لیے اسسٹنٹ کے طور پر کام کرنے کا تجربہ، جیسا بھی معاملہ ہو، سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی کے اہل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، اس عہدے پر کم از کم ایک سال کا تجربہ یا اسسٹنٹ کے طور پر 10 سال کا تجربہ رکھنے والا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سپر سپرنٹنڈنٹ گریڈ-I کے عہدے پر ترقی کا اہل ہے۔ یہ سچ ہے، جیسا کہ مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کے لیے صحیح طور پر دعویٰ کیا گیا ہے، کہ قاعدہ 8 لاگو نہیں ہوتا، جیسا کہ حکومت نے اپنی اپیل میں تسلیم کیا ہے جو اس اپیل کا ساتھی ہے۔ لیکن قاعدہ 8 نے زیر بحث ترقی کی اجازت دی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے بھی قاعدہ 8 سے ملتے جلتے قوانین کا مسودہ تیار کیا اور حکومت کو بھیجا اور منظوری زیر التوا ہے۔

جب کوئی عمل مذکورہ بالا قواعد کو قبول کرنے کے لیے بڑھتا ہے اور جب قاعدہ 8 سیکرٹریٹ سروس پر لاگو کیا جا رہا ہے، تو ہم دیکھتے ہیں کہ متعلقہ خدمات میں افراد کو اسی فائدے سے انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوگا حالانکہ قواعد نہ تو لاگو ہوتے ہیں اور نہ ہی لاگو ہوتے ہیں، جب تک کہ خدمت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی نوعیت کو چھونے والا واضح فرق نہ دکھایا جائے جس کے نتیجے میں ہمارے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ حکومت نے اپنی اپیل میں اپیل گزار کو ترقی دینے میں ایڈوکیٹ جنرل دلیل کی حمایت کی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس سے پہلے اس اصول پر ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر میں عمل کیا جاتا تھا؛ اس میں کوئی شک نہیں کہ سپرنٹنڈنٹ گریڈ II کے عہدے کی تخلیق سے پہلے۔ جب یہ عمل بڑھ گیا ہے اور حکومت خود بھی انہی اصولوں پر عمل کر رہی ہے اور قواعد کے مسودے میں بھی ایسی شق شامل ہے، تو ہم سوچتے ہیں کہ ایڈوکیٹ جنرل کے دفتر میں بھی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے جو حکومت کی شاخ کا حصہ ہے۔

ان حالات میں، عدالت عالیہ مدعا علیہ نمبر 3 اور 4 کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو منظور کرنے میں درست نہیں تھی۔ اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ ڈویژن بنچ اور سنگل جج کے احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ ان جواب دہندگان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا گیا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document